یہ کتابیں ضرور پڑھیے

زادِ سفر ترجمہ ریاض الصالحین، حصہ اول ۴/۵۰	حضرت عائشہؓ ۱/۷۵
خصائلِ نبوی ۶/-	مقالاتِ سیرت ۴/-
کاروانِ مدینہ ۳/-	حکایاتِ صحابہؓ ۲/-
قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟ ۵/-	گلبانگِ حرم (نعت) ۴/۷۵
اسلام کیا ہے؟ ۲/۵۰	مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ۶/-
ہمارے حضورؐ ۱/۰۰	رحمتِ عالمؐ ۲/-
بابِ کرم -/۷۵	خلفائے راشدین ۲/۵۰
موجِ تسنیم ۱/-	اعمالِ قرآنی ۱/۵۰
دعائیں -/۵۰	طبِ نبوی ۱/۵۰
حسنِ معاشرت ۱/-	مناجاتِ مقبول ۱/۲۵
انیسِ نسواں ۱/	مردِ خدا کا یقین -/۳۰
فضائلِ صدقات ۷/۵	تعلیم الدین ۱/۷۵
اسلامی سیاست ۴/-	صلوٰۃ اسلام -/۷۵
مشرقِ اوسط میں کیا دیکھا؟ ۱/۷۵	مقبول سلام ۳/-
مثالی حکمران ۱/۷۵	نماز کی حقیقت ۲/-

مکتبۂ اسلام ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ سے طلب فرمائیے

محمد ثانی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تنویر پریس باغ گونگے نواب میں چھپوا کر دفتر رضوان گوئن روڈ امین آباد سے شائع کیا

MONTHLY RIZWAN رضوان
LUCKNOW India ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

August 197

Phone : 29174 Regd. L. 197

MONTHLY RIZWAN رضوان
LUCKNOW India ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

فون نمبر ۲۹۱۷۴

تیل کا تیل دوا کی دوا
ہر موسم میں استعمال کیلئے

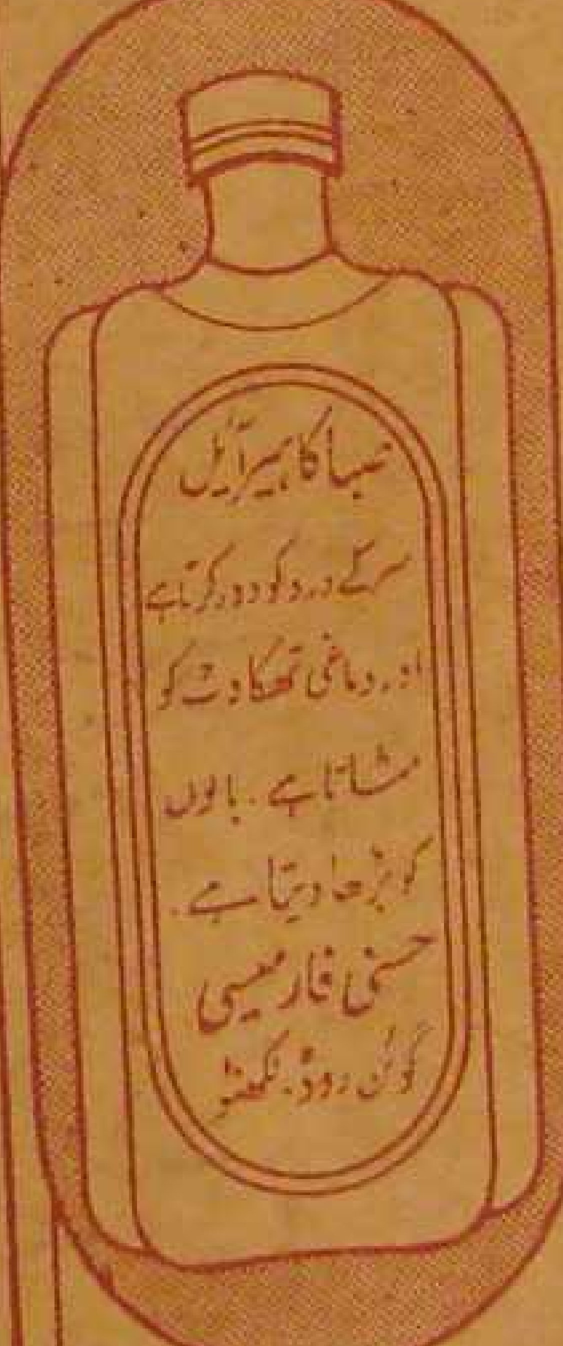

صبا کا ھیر آئل

صبا کا ہیر آئل

صبا کا دور کرتا ہے تھکاوٹ
مٹا دیتا ہے درد سر صبا کا
صبا کا بال کو رکھتا ہے کالے
بڑھا دیتا ہے بال اکثر صبا کا
صبا کا دل کو پہونچاتا ہے فرحت
ہے خوشبودار خوش منظر صبا کا
صبا کا کو لگائیں مرد و زن سب
کہ سب تیلوں سے ہے بڑھکر صبا کا
صبا کا ہے ہیر آئل دوا بھی
ضرورت ہے کہ ہو گھر گھر صبا کا

صبا کا کو خریدو اور لگاؤ
لگانا سر پہ ہے بہتر صبا کا

قیمت: دو روپیہ پچاس پیسے

تیار کردہ: حسنی فارمیسی گوئن روڈ لکھنؤ

...Sarkar Printing Press Lucknow

مُسلمان خواتین کا اِخلاقی ترجمان

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

جلد نمبر ۱۵	اگست ۱۹۷۱ء، جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ	نمبر ۸

ایڈیٹر

محمد ثانی حسنی

معاون

امۃ اللہ تسنیم

سالانہ: چھ روپے : فی پرچہ ۶۰ پیسے : ممالک غیر سے بحری ڈاک ۱۲ شلنگ

◯ اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا ہے۔ براہ کرم آئندہ کا زر چندہ جلد ارسال فرمائیے۔ ورنہ بعد والا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا جس میں ۱/۵ پیسے زائد خرچ ہوں گے۔ اس لئے اپنا چندہ ذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا پھر اپنی رائے سے مطلع فرمائیے۔ منیجر

ماہنامہ "رضوان" گوئن روڈ۔ امین آباد لکھنؤ

122

کیا اور کہاں

اداریہ	حیا و پاکدامنی کی طرف ایک قدم	مدیرہ	۳
	قرآن سمجھ کر پڑھیے: الکتاب	محمد الحسنی	۵
	حدیث کی روشنی میں: عفیف عیالدار مفلس	مولانا محمد منظور نعمانی	۷
نظم	نسوانیت زن کا نگہبان	علامہ اقبال	۸
عقیدہ	عقیدۂ نبوت	مولانا عبدالشکور فاروقی	۱۰
واقعہ	سچی توبہ کرنے والی خاتون	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۳
نظم	اپنی ماں کی وفات پر	حفیظ جالندھری	۱۶
سوانح	ام معبد بنت خالد		۱۷
	اولاد کی پرورش کا گہوارہ	امۃ اللہ تسنیم	۲۰
نظم	اٹھو رات ساری بسر ہو گئی ہے	نزار رشد	۲۴
معلومات	سرکارِ دو عالم کے غذائی آداب	حکیم آفتاب احمد	۲۶
چٹکلے	تاریخ کے دریچوں سے	محمد حمزہ حسنی	۲۸
نظم	بگڑی ہوئی بات بنا دے مولا	امۃ اللہ تسنیم	۳۰
سوال و جواب	آپ پوچھیں ہم جواب دیں	مولانا مفتی محمد ظہور ندوی	۳۱
	تندرستی ہزار نعمت ہے: غذا	ادارہ	۳۳
خدا کی نعمتیں	کیلا	ہارون رشید صدیقی	۳۵
ذائقہ	طرح طرح کے کھانے	خ. ن	
	اے عورت	ماخوذ	۳۷

اداریہ:-

حیا و پاکدامنی کی طرف مبارک قدم

م. ش. ح

ایک خبر:-

"متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے "جیمس بانڈ" کی فلموں کو ممنوع قرار دیا ہے۔" یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ "تشدد یا فحاشی پر مبنی تمام فلمیں ملک میں ممنوع ہوں گی تاکہ مصری نوجوانوں کو بچایا جا سکے۔"

جیمس بانڈ امریکہ کا ایک جاسوس ہے جس کی شاطرانہ حرکتوں اور چالاکیوں کا بڑا شہرہ ہے اس کی فلمیں جتنی مخرب اخلاق اور ڈاکہ زنی، قتل و غارت، دھوکے سے پر ہوتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ایسی فلمیں جس ملک میں بھی دکھائی جائیں گی اس ملک کے نوجوان مرد و عورتوں، لڑکیوں اور لڑکوں کا کیا حال بنے گا؟ مصر میں ان فلموں پر کوئی روک نہیں تھی۔ ان فلموں اور لٹریچر کے ذریعہ مصر سے دوسرے عرب ممالک میں بے حیائی بداخلاقی اور لوٹ کھسوٹ کا پرچار ہوتا تھا اور نئی نسل تباہ و برباد اور اخلاقی طور پر دیوالیہ ہوتی جا رہی تھی۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں اور اعلا اخلاقی معیار رکھنے والے گھرانوں میں ان فلموں کے ذریعہ بے حیائی اور آوارگی پھیل رہی تھی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان فلموں پر روک لگا دی گئی ہے۔ اگرچہ یہ کام بہت دیر کے بعد کیا گیا۔ اس وقت کیا گیا جب سر سے پانی اونچا ہو گیا تھا اور حیا و پاک دامنی اور اخلاق و

شرافت اور تہذیب اسلامی کے کتنے ہی بندھ ٹوٹ چکے تھے اور سیلاب بلاخیز کی طرح چھوٹے بڑے ہر ملک میں آزادی و بے راہ روی کی لہر دوڑ رہی تھی اور کوئی مرد میدان نہ تھا جو اس کی ہلاکت خیزی کو سمجھتا اور اس کے خلاف آواز لگاتا، امیر و غریب، تعلیم یافتہ اور جاہل سب ہی اس کے حسن ظاہری اور دلکشی کے پرستار بن چکے تھے اور بے اختیار اس کی آگ میں کود رہے تھے۔ مصر ہمیشہ سے یورپین تہذیب کا عرب ممالک میں ایک پل کی حیثیت رکھتا تھا. لیکن جب سے اس ملک میں فوجی انقلاب آیا. تو منظم تحریکوں نے بے دینی اور بداخلاقی کو ہوا کے دوش پر چپہ چپہ تک پہونچا دیا. علما کی آوازوں کو دبایا گیا. اور اخلاق و حیا کو پامال کیا گیا.

شکر کا مقام ہے کہ اسی مصر میں ایک خوشگوار قانون کے ذریعہ تشدد یا فحاشی پر بنی ہوئی تمام فلمیں ممنوع قرار دی گئیں اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی "تاکہ مصری نوجوانوں کو بچایا جاسکے" خدا کرے یہ قانون صرف قانون نہ رہے بلکہ اس پر عمل ہو. اور اس مسلمان ملک کو تباہ ہونے سے بچایا جاسکے، اگر حکومت نے اس پر قابو پالیا اور اس کو عملی جامہ پہنا کر قائم رکھا تو حکومت کا یہ اقدام ایک مثالی اقدام ہوگا. اور سارے عرب ممالک اس کے ممنون احسان ہوں گے. اور اس کا اثر سب ہی عرب ممالک پر پڑے گا.

خدا سارے مسلمان ملکوں کے حکمرانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی زیر مملکت سلطنتوں کو تباہی و بربادی کی طرف لے جانے کے بجائے حیات و نجات کی طرف لے جائیں. اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کو رائج کریں. اور بھکاریوں کی طرح دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں.

قرآن سمجھ کر پڑھیئے

سبق نمبر ۹

"الکتاب"

محمد الحسنی (مدیر البعث الاسلامی)

ذلک یہ	الکتاب کتاب	لا نہیں	ریب شک	فیہ اس میں
ھدی ہدایت	للمتقین متقیوں کے لئے	الذین جو	یؤمنون ایمان لائے ہیں	بالغیب غیب پر
ویقیمون اور قائم کرتے ہیں	الصلوٰۃ نماز کو	ومما اور اس میں سے جو	رزقنٰھم ہم نے ان کو رزق دیا	ینفقون خرچ کرتے ہیں

یہ آیت سورۂ بقرہ کے شروع کی ہے. جو قرآن شریف کے پہلے پارہ الم کی پہلی سورت ہے اس پر ایک نظر ڈالتے ہی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں تقریباً دس الفاظ وہ ہیں جن کے معنی اردو داں عام طور پر جانتے ہیں. مثلاً ایمان، غیب، رزق، کتاب، متقی، ریب وغیرہ. جو لفظ نئے ہیں ان کے معنی سمجھ لیجئے. ذالک یہ یا وہ، لا نہیں، فیہ اس میں، ومما یہ اصل میں من ما ہے. من سے ما جو کے معنی اور جیسا کہ آپ کو پہلے سبقوں میں معلوم ہو چکا ہے. ھدیٰ ہدایت.

ایک بات اور سمجھ لیجئے، یؤمنون جیسے لفظ قرآن مجید میں جب آئیں اس وقت ہم کو سوچنا چاہیے کہ یہ لفظ کس کے مشابہ ہے مثلاً یعلمون علم سے نکلا ہے اس کے معنی

ہوں گے، وہ لوگ جانتے ہیں۔ یومنون ایمان سے نکلا ہے، وہ لوگ ایمان لاتے ہیں یا رکھتے ہیں۔ اسی طرح ینفقون، انفاق سے نکلا ہے۔ وہ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح ذرا سا غور کرنے سے قرآن مجید کے بکثرت الفاظ ہماری سمجھ میں آنے لگیں گے۔

رزقنا ہم نے رزق دیا۔ ھم ان کو ینفقون وہ لوگ خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت کے شروع میں "الکتاب" کا لفظ آیا ہے۔ اگر کتاب پر الف لام نہ ہو تو کوئی بھی کتاب مراد لی جائے گی۔ لیکن ا۔ ل۔ لانے کے بعد خاص کتاب مراد ہوگی۔ یہاں پر چونکہ قرآن مجید مراد ہے اس لئے الکتاب آیا ہے۔

اب ان آیات کو دوبارہ پڑھیئے:

ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنا ھم ینفقون ہ

یہ کتاب (قرآن مجید) ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں متقیوں (خدا سے ڈرنے والوں) کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو ان کو ہم نے رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

آگے کی آیت میں ایسے لوگوں کو کامیابی کی بشارت دی گئی ہے۔ یعنی ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور وہی لوگ کامیاب و سرخرو ہیں

حدیث کی روشنی میں

عفیف عیالدار مفلس

مولانا محمد منظور نعمانی

عمران بن حُصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا وہ مومن بندہ بہت پیارا اور محبوب ہے جو غریب و نادار اور عیالدار ہو۔ اور اس کے باوجود باعفت ہو۔ (یعنی ناجائز طریقے سے پیسہ حاصل کرنے سے اور کسی کے سامنے اپنی ضروریات ظاہر کرنے سے بھی پرہیز کرتا ہو۔) ابن ماجہ)

تشریح:۔

بلاشبہ جو شخص افلاس اور فقر و فاقہ کی حالت میں بھی محرمات و مشتبہات سے اپنی حفاظت کرے، اور اپنی تنگ حالی کا اظہار بھی نہ کرے۔ وہ بڑا باہمت اور اللہ کا پیارا بندہ ہے۔

جو بندگان خدا اس دنیا میں تنگ حالی و ناداری میں مبتلا کئے گئے ہیں اور فقر و فاقہ کی زندگی گزار رہے ہیں، کاش وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حدیثوں سے تسلی اور سبق حاصل کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) والی جو فقیرانہ و غریبانہ زندگی نصیب فرمائی ہے اس کو اپنے حق میں نعمت سمجھ کر صابر و شاکر رہیں۔ تو فقر و فاقہ کی تکلیفیں ہی ان کے لئے

سامان راحت و لذت بن جائیں۔

اخفائے حاجت

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھوکا ہو یا اس کو کوئی خاص حاجت ہو اور وہ اپنی اس بھوک اور حاجت کو لوگوں سے چھپائے (یعنی ان کے سامنے ظاہر کر کے ان سے سوال نہ کرے) تو اللہ عزوجل کے ذمہ ہے کہ اس کو حلال طریقے سے ایک سال کا رزق عطا فرمائے (شعب الایمان للبیہقی)

تشریح

اللہ کے ذمہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اپنا یہ دستور مقرر فرمالیا ہے۔ اور جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر اس کی شانِ کریمی پر دل پورے یقین کے ساتھ اس کا تجربہ کرے گا۔ انشاءاللہ وہ اس کا ظہور اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

(باقی صفحہ ۳)

آج ہزاروں پڑھے لکھے، قابل، فاضل مرد اور عورتیں ہیں جن کا علم اور نقصانات کا یقین ان کو غلط کام سے باز نہیں رکھ سکتا اور اچھے کام پر آمادہ نہیں کر سکتا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو تین انمول موتی عطا کئے تھے علم صحیح، یقین کامل اور نیکی کا تقاضائے قلبی، دنیا کو نہ اس سے زیادہ قیمتی سرمایہ ملا نہ کسی نے اس پر آپ سے بڑھ کر احسان کیا۔

نسوانیت زن کا نگہبان

الرجال قوامون علی النساء

علامہ اقبال

اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں معذور ہیں مردان خردمند
نے پردہ نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہباں ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

عقیدۂ نبوت

حضرت مولانا محمد عبد الشکور رضا فاروقی صاحب مہتمم بالشان

حقیقت میں اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ عقیدہ عقیدۂ توحید سے زیادہ مہتم بالشان ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم ہی سے عقیدۂ توحید پورے طور پر معلوم ہوتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کچھ خاص بندوں کو ہدایت خلق کے لئے مقرر فرمایا۔ خدا کا کلام ان پر اترتا تھا۔ اور خدا ان کے ذریعے اپنے احکام بندوں کو بھیجتا تھا ان مخصوص و مقرب بندوں کو خدا کا نبی و رسول کہتے ہیں اول ان سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور آخر ان کے ہمارے سردار اور کل کائنات کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبیوں کی تعداد شریعت نے نہیں بتلائی۔ لہٰذا کوئی عدد خاص معین کرنا نہ چاہیے۔ نبیوں کے متعلق ہمارے عقیدے یہ ہیں۔

۱۔ وہ سب راست باز، نیکوکار اور صغیرہ و کبیرہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے۔ سب اللہ کی رضامندی اور پسند کے کامل نمونے تھے۔

۲۔ احکام الٰہی کے پہونچانے میں کوتاہی نہ کرتے تھے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو ان کے فرض منصبی سے روک نہ سکتی تھی۔

۳۔ انھوں نے معجزات دکھلائے یعنی وہ کام ان سے ظاہر ہوئے۔ جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں۔ جیسے لاٹھی کا اژدہا بن جانا، مردے کا جی اٹھنا

پتھروں اور درختوں کا انسانی زبان میں کلام کرنا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا وغیرہ وغیرہ

۴۔ اللہ تعالےٰ نبیوں کو بقدر ضرورت و مصلحت غیب کی باتوں پر بھی اطلاع دیتا ہے مگر تمام غیب کی باتوں کا جاننا اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خاصہ خداوندی ہے۔

ف: معجزہ دراصل خدا کا فعل ہے۔ نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے

۵۔ جو نبی جس زمانہ میں تھے۔ اس زمانے میں ان کی قوم کے لئے خدا کی رضامندی ان کی پیروی و فرمانبرداری میں منحصر ہوتی تھی۔

۶۔ کوئی نبی اپنی نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوئے۔

۷۔ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۸۔ سب نبیوں سے افضل ہمارے نبی رؤف و رحیم محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ہاشم ہیں (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم)

۹۔ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ خاتم النبین ہیں۔ یعنی آپ پر نبوت ختم ہو گئی، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملی۔ نہ ملے گی۔ آپ نے بکثرت معجزات دکھلائے۔ آپ کی نبوت تمام جہاں کے لئے ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے دین کامل عطا فرمایا۔ آپ کو حق تعالےٰ نے معراج دی۔ یعنی ایک رات جاگنے کی حالت میں براق پر سوار ہو کر مکہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے، پھر آگے جہاں تک اللہ نے چاہا آپ کو سیر کرائی گئی۔ جنت دکھلائی گئی۔ دوزخ دکھلائی گئی۔ آپ شفیع المذنبین ہیں

یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے آپ باذن الٰہی اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ اور آپ کی شفاعت مقبول ہوگی۔ آپ کو خدا نے حوض کوثر عنایت فرمایا۔ آپ کی امت بھی تمام امتوں سے اور آپ کے اصحاب سب نبیوں کے اصحاب سے افضل ہیں۔

۱۰۔ آپ کے تشریف لانے کے بعد اب کسی دوسری شریعت پر عمل کرنے والا نجات نہیں پاسکتا۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں پر اپنی کتابیں بھی اتاری ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر "توریت" اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر "انجیل" اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر "قرآن مجید"

۱۲۔ قرآن مجید اللہ کی کتابوں میں سب سے افضل ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

۱۳۔ قرآن مجید کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ الٰہی کے مطابق وہ بڑی حفاظت کے ساتھ موجود ہے اور قیامت تک رہے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس میں ایک حرف کی کمی بیشی، تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اسکی ترتیب لوح محفوظ کے مطابق ہے۔

۱۴۔ کوئی عاقل بالغ اس رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا کہ پابندی شریعت اور پیروی پیغمبر اس سے معاف ہو جائے۔

مذہبی و اصلاحی کتابیں ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ رضوان گوئن روڈ۔ لکھنؤ

سچی توبہ کرنے والی خاتون

★ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

غامدیہؓ ایک ان پڑھ عورت تھیں۔ کسی دیہات کی رہنے والی۔ وہ ایک بار بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ نہ کوئی دیکھنے والا تھا نہ سننے والا، مگر ان کے دل میں ایک پھانس تھی جو ان کو چین نہ لینے دیتی تھی۔ ان کو کھانے پینے میں مزا نہ آتا تھا۔ وہ کھانا کھاتیں تو ان کا دل کہتا کہ تم ناپاک ہو۔ پانی پتیں تو دل کہتا کہ تم ناپاک ہو۔ ناپاک کا کیا کھانا کیا پینا۔ تمہیں پہلے پاک ہونا چاہیے۔ اس گناہ کی پاکی سزا کے بغیر ممکن نہیں، وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور تقاضہ کرتی ہیں کہ ان کو پاک کر دیا جائے۔ اور اس پر اصرار کرتی ہیں۔ یہ معلوم کرکے کہ ان کے پیٹ میں بچہ ہے، آپؐ فرماتے ہیں کہ اس بچے کا کیا قصور؟ اس کی جان تمہارے ساتھ کیوں جائے۔ جب یہ ہو جائے تب آنا۔

خیال کیجئے ان کو ضرور اس میں کچھ عرصہ لگا ہوگا، کیا انھوں نے کھایا پیا نہ ہوگا۔ کیا زندگی نے خود ان سے تقاضا نہ کیا ہوگا۔ کیا خود کھانے پینے کی لذت نے زندگی کی رغبت نہ پیدا کی ہوگی اور ان کو یہ نہ سمجھایا ہوگا کہ اب وہ

حضور کے پاس جانے کا ارادہ فسخ کر دیں مگر وہ اللہ کی بندی پکی رہی، اور کچھ عرصہ کے بعد بچہ کو لے کر آئی۔ عرض کیا کہ حضورؐ میں اس سے فارغ ہو گئی اب میری طہارت میں کیوں دیر ہو؟ فرمایا نہیں نہیں، ابھی اس کو دودھ پلاؤ۔ جب دودھ چھوٹے تب آنا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس کو دو برس تو ضرور لگے ہوں گے۔ یہ دو برس کیسی آزمائش کے تھے۔ نہ پولیس تھی نہ نگرانی، نہ مچلکہ نہ ضمانت، کتنے خیال اس کو آتے ہوں گے، بچہ کی معصوم صورت اس کو جینے کی دعوت دیتی ہو گی، اس کی مسکراہٹ زندگی کی خواہش پیدا کرتی ہو گی اور بچہ اپنی زبان بے زبانی سے کہتا ہو گا کہ اماں میں تو تیری ہی گود میں پلوں گا، اور تیری انگلی پکڑ کر چلوں گا! مگر اس کا ضمیر کہتا تھا، نہیں، تیری ماں ناپاک ہے اس کو سب سے پہلے پاک ہونا ہے۔ دل کا یقین کہتا تھا کہ احکم الحاکمین کے یہاں جانا ہے، وہاں کی سزا سخت ہے وہ پھر حاضر ہوئی۔ روٹی کا ٹکڑا منہ میں ہے اور کہتی ہے یا رسولؐ اللہ دیکھئے اس بچہ کا دودھ بھی چھوٹ گیا اور روٹی کھانے کے قابل ہو گیا ہے۔ اب میری پاکی میں کیا دیر ہے۔ آخر خدا کی اس سچی اور پکی بندی کو سزا دی جاتی ہے۔ اور حضورؐ خوشنودی کا پروانہ عطا کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اس اکیلی کی توبہ اگر سارے مدینہ پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لئے کافی ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاہا۔

میں پوچھتا ہوں کہ وہ کیا چیز تھی۔ جو بغیر ہتکڑی، بیڑی کے بغیر مچلکہ ضمانت کے، بغیر پولیس کے اس کو کھینچ کر لاتی ہے اور سزا کے لئے اصرار کرواتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اپنی ماں کی وفات پر

حفیظ جالندھری

مل گئی مٹی میں تو پایان کار
بن گیا آج تیرا بھی مزار

فکر تھی تجھ کو بہت اولاد کی
راہ لی آخر عدم آباد کی

دائمی ماتم کے دکھ سہتی رہی
جلد مر جاؤں گی یہ کہتی رہی

آج فرصت ہو گئی ہر کام سے
سو لحد میں سو بڑے آرام سے

میری اولادوں کے، تھے ارماں تجھے
بچیاں روتی ہیں اے اماں تجھے

تو نے کیں میری بہت غمخواریاں
عمر بھر کرتی رہی دلداریاں

وقت آخر میں نہیں تجھ سے قریب
وقت آخر رہ گیا میں بدنصیب

آہ وہ حسرت دم رخصت تری
وہ تبسم میں نہاں رقت تری

آہ وہ معصوم سی صورت تری
آہ وہ مغموم سی شفقت تری

وہ نگاہ بے کسی چھائی ہوئی
وہ تری آواز بھرائی ہوئی

دل ہی میں بے تاب ہو لیتا ہوں میں
اور چپکے چپکے رو لیتا ہوں میں

اب کرے گا کون میرا انتظار
خط لکھے گا کون مجھ کو بار بار

اب حقیقی مادری شفقت کہاں
بے غرض بے مدعا الفت کہاں

حضرت امّ معبد بنت خالد

آپ کا نام عاتکہ تھا اور کنیت ام معبد تھی. باپ کا نام خالد بن حنیف تھا جو بنی خزاعہ سے تعلق رکھتے تھے.

آپ کا نکاح اپنے چچازاد بھائی تمیم بن عبد العزی بن منقذ سے ہوا. آپ کا قیام مکے مدینہ کے راستہ پر قدید میں تھا جو ایک صحرائی جگہ تھی.

ام معبد عربوں کی روایتی مہمان نوازی سے خاص طور پر متصف تھیں. آتے جاتے مسافران کے خیمہ پر آرام کے لئے ٹھہرتے، وہ انھیں پانی پلاتیں اور حسب مقدور خدمت کرتیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے موقع پر جب غار ثور سے نکل کر عازم مدینہ ہوئے تو راستے میں ام معبد کے خیمہ پر گزر ہوا. حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبدؓ سے پوچھا "بہن تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟" حضرت ام معبدؓ نے جواب دیا "اس وقت اور کچھ موجود نہیں، یہ ایک بکری حاضر ہے تھوڑا سا دودھ دیتی ہے. جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے کافی نہ ہوگا. چاہیں تو اسے ذبح کرلیں.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اجازت ہو تو ہم اس کا دودھ دوھ لیں" ام معبدؓ نے کہا کہ "بصد خوشی"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر بکری کے تھنوں کو چھوا اور برتن لیکر دوہنا شروع کردیا خدا نے اس میں اپنی برکت دی کہ برتن فوراً لبالب بھر گیا. یہ دودھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفیقوں (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام حضرت عبداللہ ابن اریقط رضی اللہ عنہ) نے پی لیا. دوسری دفعہ پھر بکری کو دوہا گیا برتن بھر گیا یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء نے پیا پھر تیسری بار بکری کو دوہا گیا اور برتن بھر گیا. یہ دودھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے چھوڑ دیا. اور آگے روانہ ہوئے. حضرت ام معبد کا بیان ہے کہ جس بکری کا دودھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہا وہ بکری حضرت عمرؓ کے عہد خلافت تک ہمارے پاس رہی. ہم صبح و شام اس کا دودھ دوہتے تھے. اور اپنی ضرورتیں بخوبی پوری کرتے تھے.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت ام معبد کا شوہر خیمہ میں دودھ کا بھرا ہوا برتن دیکھ کر حیران رہ گیا. بیوی سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا. ام معبد نے جواب دیا، ایک بابرکت، نورانی صورت بزرگ تشریف لائے تھے. انھوں نے بکری کو دوہا، خود بھی اپنے ہمراہیوں سمیت سیر ہو کر دودھ پیا اور یہ دودھ ہمارے لئے بھی چھوڑ گئے.

ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت دور دور پھیل چکی تھی. مکہ عرب کا مرکزی شہر تھا. عرب کے کونے کونے سے لوگ یہاں حج اور کاروبار کے سلسلہ میں آتے تھے. جب وہ اپنے قبائل میں واپس جاتے تو لوگوں کو بتاتے کہ قریش میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو کہتا ہے کہ خدا ایک ہے، اسی کی پرستش کرو. بتوں کو

پوجا چھوڑ دو اور جوا، چوری، زنا اور دوسری برائیوں سے باز آؤ۔ چنانچہ ان قبائل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم "صاحب قریش" کے نام معروف ہو چکے تھے۔

حضرت ام معبد کے شوہر کے کانوں میں بھی پیغام رسالت کی بھنک پڑ چکی تھی جب ام معبد نے اس دودھ کا واقعہ سنایا تو بولا۔ یہ مسافر تو وہی صاحب قریش ہے جس کی مجھے تلاش تھی ذرا تم اس کا حلیہ تو بیان کرو۔

ام معبد نے بے ساختہ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ بیان کیا تاریخ نے اسے اپنے صفحات میں محفوظ کر لیا۔

"پاکیزہ صورت کتابی چہرہ، خوش خلق، نہ توند نکلی ہوئی، نہ چندیا کے بال گرے ہوئے، حسین و جمیل آنکھیں، موٹی اور سیاہ، بال گھنے اور لمبے، آواز میں بھاری پن، سیدھی گردن، آنکھ کی پتلی روشن، سرگیں چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگریالے بال باوقار و خاموش، نظم دلنشیں، دور سے دیکھنے میں سجیلے اور دلربا، قریب سے نہایت شیریں و خوبرو، شیریں کلام، واضح الفاظ، کلام میں کمی بیشی الفاظ سے پاک۔ تمام گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی یعنی مسلسل، مربوط و باعمل، میانہ قد کہ کوتاہی سے حقیر نظر نہیں آتے، نہ طویل اس سے نفرت کرتی۔ زیبندہ نہال کی شاخ تازہ، زیبندہ منظر۔ عالی قدر، رفقاء ایسے کہ ہر وقت گرد و پیش رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں۔ جب حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لئے لپکتے ہیں۔ مخدوم و مطاع نہ ادھوری بات کرنے والا نہ ضرورت سے زیادہ بولنے والا۔

یہ صفات سن کر ام معبد کا خاوند بولا "یہ ضرور صاحب قریش ہے اور میں اس سے ضرور ملوں گا۔"

حضرت ام معبد کے قبول اسلام کے متعلق دو مختلف روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے کان میں صاحب قریش کی بھنک پہلے ہی سے پڑ چکی تھی۔ چنانچہ پہلے پہل ان کی نظر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر پڑی تو ان کے دل نے گواہی دی کہ یہی وہ صاحب قریش ہیں۔ توحید کے علمبردار ہیں۔ اور نیکی و ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ بکری کا واقعہ دیکھ کر تو انھیں قطعی یقین ہو گیا کہ میرا مہمان معمولی مسافر نہیں بلکہ وہ جلیل القدر ہستی ہے جس کے لئے ابراہیم خلیل اللہ نے دعا مانگی تھی۔ اور مسیح ابن مریمؑ نے جس کی آمد کی خوشخبری سنائی تھی۔ حضرت ام معبدؓ اسی وقت صدق دل سے مسلمان ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے خیر و برکت مانگی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے اس کے بعد ام معبد پہونچیں اور مشرف باسلام ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے سرفراز ہوئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام قدید کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ ام معبد کی ایک بکری کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن چھوئے اور اس کے دودھ میں برکت کی دعا مانگی۔ اس کے علاوہ، ام معبدؓ نے ایک دوسری بکری ذبح کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو کھانا کھلایا۔

حضرت ام معبد کی زندگی کی دیگر تفصیلات تاریخوں میں نہیں ملتیں

خط و کتابت کے وقت
اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں ورنہ تعمیل میں دشواری ہوگی

اولاد کی پرورش کا گہوارہ

امۃ اللہ تسنیم

اولاد کی پرورش کا گہوارہ ماں کی گود ہے۔ یہی ماں اگر اچھی تعلیم و تربیت سے سلطان صلاح الدین، محمود غزنوی، محمد بن قاسم کو پروان چڑھاتی ہے تو اس کی بری تربیت چنگیز و ہلاکو بنا دیتی ہے۔ اچھی تربیت اگر سید احمد شہید اور مجدد الف ثانی کو پروان چڑھاتی ہے تو بری تربیت چور ڈاکو اور رہزن کا جامہ پہناتی ہے خیر القرون کے زمانے سے لے کر چھٹی ساتویں صدی تک بڑی بڑی ذی علم خواتین نے اپنی آغوش تربیت میں ایسے ایسے مورخین اور تاجدار علم اور ایسے ایسے بہادر اور مجاہد پیدا کئے جن کے کارنامے دنیا کی صفحہ ہستی پر قیامت تک جگمگاتے رہیں گے۔

اب ہم آپ کو اس وقت کی عورتوں کے تھوڑے بہت واقعات سناتے ہیں جنھوں نے اپنے لڑکوں کی زندگیاں کچھ سے کچھ کر دیں۔ اور اپنے بچوں کو زمین سے آسمان بنا دیا۔ یہ مائیں ہم ہی جیسی عورتیں تھیں مگر اپنی اپنی عقل ہے۔

سید عبد القادر جیلانی جن کی آج کل پرستش ہو رہی ہے ان کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ماں ہی نے ان کی تعلیم و تربیت کی اور ایسی اعلا تعلیم دلائی، ایسی عمدہ تربیت کی کہ ان کو آسمان کا تارہ بنا کر چمکا دیا۔ وہ دنیا میں جیسے معزز ہوئے وہ تو

معلوم ہے لیکن آخرت میں جو درجے ملے ہوں گے ان کو خدا جانے۔ ان کی ماں کی ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ دیکھو بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا، جھوٹ بولنے والے سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اگر تم جھوٹ سے نہ بچے تو پھر کسی برائی سے نہیں بچ سکتے۔ پھر جھوٹ بولنے والے کا اعتبار جاتا رہتا ہے وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ بیٹے نے وہ نصیحت گرہ میں باندھ لی۔ ایک مرتبہ وہ کسی قافلے کے ساتھ کہیں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے جا رہے تھے اس وقت ریل وغیرہ نہیں تھی۔ پیدل سفر کرنا پڑتا تھا۔ اور اس زمانے میں پیدل سفر کرنا آسان کام نہ تھا۔ ہر ہر مقامات پر ڈاکوؤں اور رہزنوں کے اڈے جو دن دھاڑے لوٹ مار کرنے والے۔ ان سے بچ کر نکلنا بہت مشکل کام تھا۔ لوگ ایک بڑا قافلہ بنا کر سفر کے لئے نکلتے تھے تاکہ ان سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی طرح کا یہ بھی قافلہ تھا۔ ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ ہوا تھا کہ ڈاکوؤں نے آگھیرا اور آتے ہی لوٹ مار شروع کر دی۔ لوگ ہر چند کہتے رہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ لیکن وہ کس کی مانتے تھے سب کو لوٹ لیا۔ اب حضرت عبد القادر جیلانی کے پاس آئے۔ یہ اس وقت بالکل کم عمر تھے۔ لنگوٹی اور کرتہ میں سب سے زیادہ، ڈاکوؤں نے کہا میاں لڑکے تمھارے پاس کچھ ہے؟ کہا ہاں! میری ماں نے چلتے وقت چالیس روپے دیئے تھے کہ ضرورت پر خرچ کرنا، وہی میرے پاس ہیں۔ کہا، کہاں ہیں؟ کہا کرتے کے نیچے۔ صدری کی تہہ میں سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکوؤں نے نکالا اور گنا تو پورے چالیس نکلے۔ اب تو وہ حیرت میں آ گئے۔ کہ اتنا سا بچہ نہ اس کو روپے جانے کا افسوس، نہ جان جانے کا خطرہ۔ کیسی سچی بات کہہ دی!

کہا اے بچے تم نے کیسے بتادیا؟ اگر تم نہ بتاتے تو شاید ہم تم کو بچہ سمجھ کر چھوڑ دیتے۔ تم کو روپے جانے کا خطرہ بھی نہیں ہوا؟

کہا "واہ کیسے نہ بتاتے، اتنے سے روپے کی خاطر ہم جھوٹ بولتے۔ ہماری ماں نے ہم کو نصیحت کی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ خواہ تمہاری جان چلی جائے۔

ڈاکوؤں پر ان کی نیکی اور سچائی کا ایسا اثر پڑا کہ فوراً انھوں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور لوٹا ہوا مال لوگوں کو واپس کر دیا۔

دیکھئے اعلا تعلیم، عمدہ تربیت اور موقعہ موقعہ کی نصیحتوں کا کیسا نتیجہ نکلا کہ تمام ڈاکو نیک بن گئے۔ اس کا ثواب پھر ان کی نسل در نسل کی نیکی کا ثواب۔ پھر بیٹے نے زندگی بھر جتنی تبلیغ کی اور جتنے لوگ ان کے اثر اور ان کی تبلیغ سے دین دار ہوئے اور ان دین داروں کی جتنی اولاد دین دار ہوئی سب کا ثواب ماں کو پہونچتا رہے گا۔

خواجہ فریدالدین بچپن میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ ان کی ماں ان کو طرح طرح سے سمجھاتیں تھیں ــ مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ ماں اس وقت کے زمانے کی ماں تھیں، ان کو ہر وقت یہی فکر کہ بیٹے کو کس طرح نمازی بناؤں، دن رات کی فکر کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ بیٹا شکر کا بہت شوقین ہے۔ بس شکر ہی کے ذریعہ اس کو نماز کا شوق دلاؤں۔ چنانچہ ایک دن کہنے لگیں۔ سنو بیٹا! تم اگر نماز دل لگا کر پڑھنے لگو تو اللہ میاں تم کو روز شکر دیں۔ کہا سچ مچ ہم کو شکر ملے گی۔

ماں نے کہا "ضرور ملے گی۔ تم پڑھ کر تو دیکھو۔ بس وہ اس دن سے نماز پڑھنے لگے۔ اور ماں روز ایک شکر کی پڑیا جانماز کے نیچے رکھدیتی تھیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکتے تو کہتیں، دیکھو بیٹا جانماز کے نیچے شکر ہوگی۔ اللہ میاں نے دی ہوگی۔ اللہ میاں

ایسے نہیں ہیں کہ تم اس کا کام کرو اور وہ مزدوری نہ دے دیں۔

جب وہ جانماز پلٹتے تو شکر کی پڑیا مل جاتی۔ اور وہ خوش ہوکر کھا لیتے اسی طرح ہوتے ہوتے ایسے نمازی ہو گئے کہ اللہ والے بن گئے۔ اور ان کا نام گنج شکر ہو گیا۔ انھیں کی تعریف میں یہ شعر ہے ؎

"ایک گنج شکر باخدا ہو گیا"

جناب شمس فرید عثمانی صاحب کی عجیب و غریب تالیف جس کو پڑھکر رونے اور بغیر اثر لئے رہنا مشکل ہے۔؟

کیا ہم مسلمان ہیں؟

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضوان۔ لکھنؤ

حصہ اول، دوم مجلد محصول ڈاک علاحدہ قیمت ۵/۵۰

اٹھو رات ساری بسر ہو گئی ہے

مرزا ارشد ——— ٭

اٹھو نیند سے اب سحر ہو گئی ہے　　اٹھو رات ساری بسر ہو گئی ہے
اٹھو کل سبھا منتشر ہو گئی ہے　　ہوا اب ادھر کی ادھر ہو گئی ہے

بغل میں نصیبے کو بھی لے کے سوئے
اجل کو بھی تم آج دم دے کے سوئے

ہوئی صبح اور جانور سارے جاگے　　زن و مرد وقت سحر سارے جاگے
شرارت کے رسیا بشر سارے جاگے　　اُٹھے وہ بھی جو رات بھر رہ کے جاگے

فقط خواب میں بے خبر تم پڑے ہو
چڑھا دوپہر دن مگر تم پڑے ہو

اٹھو اے بزرگوں کی پت کھونے والو　　اٹھو باپ دادا کی مت کھونے والو
اٹھو اپنی عقل اور سرت کھونے والو　　اٹھو اپنی باقی کی گت کھونے والو

ذرا خواب غفلت سے آنکھیں تو کھولو
گئی آبرو اب تو منہ اپنا دھولو

سب آرائشیں لٹ چکی ہیں تمہاری　　بہاریں ہوئیں عیش کی تم پہ بھاری
وہ چلنے لگی عزتوں کی سواری　　بس اب ہے جنازہ نکلنے کی باری

غضب عمر سونے میں تم نے گنوا دی
اٹھو بن گئی اور قوموں کی چاندی

لٹیروں نے لوٹا ہے گھر جاگو جاگو　　چلا جاتا ہے مال و زر جاگو جاگو
نہیں تم کو کچھ بھی خبر جاگو جاگو　　وہ دولت گئی در بدر جاگو جاگو

وہ کنبے کی عزت چلی اب تو اٹھو
وہ دولت وہ حشمت چلی اب تو اٹھو

ترقی کا دن سارا ڈھلنے کو آیا　　تنزل نے یہ دن ہے تم کو دکھایا
کیا تم پہ ادبار نے اپنا سایا　　مگر غفلتوں نے نہ تم کو جگایا

ذرا اپنی کروٹ بدل کر تو دیکھو
پڑے ہی پڑے آنکھیں مل کر تو دیکھو

زمانے کی رنگت بدلنے لگی ہے　　ہوا اور عالم میں چلنے لگی ہے
اٹھو دھوپ دنیا کی ڈھلنے لگی ہے　　ہر اک قوم گر کر سنبھلنے لگی ہے

بڑے بنتے جاتے ہیں چھوٹے تمہارے
نصیبے ہیں کس درجہ کھوٹے تمہارے

پان

پان گھریلو زندگی میں ایک اہم چیز ہے، اگر پاندان میں پان نہ ہو تو شرم محسوس ہوتی ہے اسی طرح تمباکو پان کی جان ہے اگر طبی اصول اور قیمتی اجزاء سے نہیں بنی ہے تو پان کا مزا بے کار ہے۔ اسی لئے رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج لکھنؤ کا زردہ نمبر ۲ جو طبی اصولوں اور قیمتی اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ پان کی جان سمجھا جاتا ہے۔ دلنوز طلب کیجئے

رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج لکھنؤ

سرکارِ دو عالم کے غذائی آداب

حکیم آفتاب احمد قریشی ایم اے

سرکارِ دو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قناعت، پرہیزگاری، ایثار سے زندگی بسر کی، ملتِ اسلامیہ کے لئے قابلِ مثال ہے۔ شاہِ دو جہاں کو دنیا کی ہر چیز میسر تھی، مگر انھوں نے سادگی کو ترجیح دی، آپ نے چھنا ہوا آٹا کبھی نہیں کھایا۔ آپ کے لئے آٹے کو چھانا نہیں جاتا تھا۔ بلکہ موٹا یا ان چھنا آٹا ہی استعمال فرماتے، آپ نے میدا کبھی نہیں کھایا۔ سالن کے نیچے کا حصہ پسند فرماتے اور اکثر اس کو بعد میں پیتے سالن کے اوپر کے حصہ میں گھی یا چکنائی ہوتی ہے اور خواص و عام زیادہ اسی کو پسند کرتے ہیں۔ مگر سرکارِ مدینہ سالن کے نیچے کے حصے کو پسند فرماتے تھے۔ آپؐ سالن کو نہ تو سونگھتے اور نہ ہی اس کو برا جانتے۔ اگر کوئی کھانا پسندِ خاطر نہ ہوتا تو اس پر تنقید نہ کرتے۔ بلکہ خاموشی سے اسے چھوڑ دیتے۔

کسی مجلس یا دعوت میں شریک ہوتے تو سب سے آخر میں کھانے .... سے اٹھتے۔ اگرچہ آپؐ خود کھانا جلد تناول فرما لیتے تھے۔ مگر بعض حضرات دیر تک کھانا کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کا پاس کرتے ہوئے آخر تک دعوت میں تشریف رکھتے کوئی نیا کھانا آپ کے سامنے پیش کیا جاتا تو پہلے اس کا نام دریافت کرتے اور پھر تناول فرماتے۔ جب کوئی ناواقف شخص آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کرتا تو اسے

کھانے سے قبل ایک لقمہ کھلا دیتے۔ یہودیوں کی جانب سے دھوکے سے زہر دینے کے بعد یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ کوئی مہمان ہوتا تو اسے اصرار سے کھلاتے۔ جب مہمان بے حد اصرار کرتا تو آپؐ پھر اصرار نہ کرتے۔ سرکارِ دو عالم کی دعوت ہوتی اور کوئی شخص بغیر مدعو کئے ہوئے آپ کے ہمراہ ہو جاتا تو داعی کے گھر ہو کر پھر اس کے لئے اجازت لیتے۔ آپ ہمیشہ دعوت یا مجلس میں دائیں ہاتھ بیٹھنے والے کو کھانے یا پینے کی کوئی چیز عنایت فرماتے۔ اگر بائیں ہاتھ بیٹھنے والے کو کوئی چیز عنایت فرمانا چاہتے تو دائیں ہاتھ والے سے اس کی اجازت لیتے۔ سید الانبیاءؐ نے کھانا ہمیشہ بیٹھ کر کھایا۔ مگر پھل کو بعض اوقات کھڑے ہو کر بھی کھایا۔

آپؐ نے گوشت کو چھری سے کاٹ کر بھی کھایا۔ آپ تاکید فرماتے کہ کھانے اور پینے کے برتن ڈھک کر رکھے جائیں۔ آپؐ ہمیشہ کھانا اپنے سامنے سے شروع کرتے۔ کھانے اور پینے کی چیزوں میں آپ پھونک نہیں مارتے تھے، سرکارِ دو عالمؐ پانی پیتے وقت تین بار وقفہ کرتے اور ہر دفعہ برتن منہ کے سامنے سے ہٹا لیتے۔ ہر بار برتن کو منہ سے ہٹاتے وقت الحمد للہ فرماتے۔ آخری مرتبہ الحمد للہ کے ساتھ والشکر للہ بھی بڑھا دیتے۔

آپؐ نے مٹی، تانبا، کانچ اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو خود سب سے آخر میں پیتے۔ اور فرماتے کہ ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔

ماہنامہ رضوان ایک اصلاحی پرچہ ہے جس کا گھر میں ہونا ضروری ہے

چٹکلے

تاریخ کے دریچوں سے

محمد حمزہ حسنی

افریقہ کی پرانی مسجدیں

سرزمین افریقہ میں بننے والی سب سے پہلی جامع مسجد فسطاط ہے۔ جس کو حضرت عمرو بن العاص نے بنایا تھا۔ اس کی تاریخ بنیاد سنہ ۱۳ھ۔ اس کے بعد جامع ناقہ جو سنہ ۲۳ھ میں طرابلس میں بنائی گئی۔ اس کے بعد جامع عقبہ سنہ ۵۱ھ میں قیروان میں بنائی گئی۔ اس کے بعد جامع زیتون کا نمبر آتا ہے۔ جو سنہ ۱۱۴ھ میں تیونس میں بنائی گئی تھی۔

مثالی شریک حیات

ایک سوال کچھ شوہروں کو بھیجا گیا جس میں ان سے پوچھا گیا تھا۔ کہ وہ کونسی صفات ہیں۔ جو وہ اپنی بیویوں میں ہونا پسند کرتے ہیں۔ تو جواب یہ ملا:۔

گھر کی نگراں کار ہو، کھانے پکانے میں ماہر ہو، بردبار اور دل صاف ہو۔ جہاں بات کرنے کا موقع ہو وہاں بات کرے۔ جہاں خاموشی کی جگہ ہو وہاں خاموش رہے، اپنے شوہر کی تمام چیزوں کی بخوبی حفاظت کرے۔

ایک سوال پانچ جواب

محفل علم جمی ہوئی تھی۔ تو ایک طالب علم نے اپنے استاد سے پوچھا کہ آپ کا

ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو قمار خانے اور رقص گاہیں تعمیر کرتے ہیں اور پھر ان میں عیش کرتے ہیں۔ گناہوں اور منکرات میں مبتلا رہتے ہیں۔ پیتے پلاتے ہیں۔ اور ان کا مشغلہ صرف لہو ولعب ہے اور ان تمام چیزوں سے ان کا مقصد مسافروں کی مدد، یتیموں، بے کسوں کی اعانت اور بھوکوں کو کھانا کھلانا ہوتا ہے۔

محفل میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے جواب دیا۔ کہ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے دشمنی مول لی اور شیطان سے دوستی کی۔

دوسرے نے کہا کہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کمزور انسان کی رضا کے لئے اللہ کے غضب کو اختیار کیا۔ اور ان اعمال کو رضاء انسان کا راستہ بنایا۔

تیسرے نے کہا کہ انھوں نے اللہ کو سودی قرض دینے کی کوشش کی لیکن اس کا فائدہ دنیا ہی میں اٹھا لینا چاہا۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ آخرت میں ضائع نہ ہو جائے۔

چوتھے نے کہا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اس ختم ہو جانے والی زندگی کو مضبوطی سے تھاما۔ اور اس کی لذتوں کو غنیمت جانا۔ اور آنے والی زندگی کی کوئی فکر نہیں کی۔

آخر میں استاد نے کہا کہ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کی وہ آیت پڑھ دینا بہتر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اعمال دنیاوی زندگی میں رہ گئے اور ان کا فائدہ وہاں اٹھا لیا۔ آج کے دن تمہارا بدلہ ذلت کا عذاب ہے اور یہ اس کا بدلہ ہے جو تم بغیر کسی حق کے زمین پر استکبار کیا کرتے تھے۔ اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے تھے۔

بگڑی ہوئی بات بنا دے مولا ......

امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

تجھ سے فریاد ہے بگڑی کو بنا دے مولا
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے مولا

تیرے دربار میں ہر روز صدا دیتی ہوں
وہ خوشی جس کو ترستی ہوں دکھا دے مولا

تجھ سے فریاد کیا کرتی ہوں چپکے چپکے
بھیج وہ ابر کرم دھوم مچا دے مولا

مجھ کو توفیق دے اسکی کہ تجھے خوش رکھوں
اپنی الفت کا تو اک جام پلا دے مولا

کام بگڑے ہوئے بن جائیں کرم سے تیرے
اور ہاں بگڑی ہوئی بات بنا دے مولا

پھر ترے خانۂ کعبہ کی زیارت ہو نصیب
پھر مجھے روضۂ اطہر کو دکھا دے مولا

وہی بن جائے ٹھکانا وہیں رہ جائیں ہم
اب مجھے ارض مقدس میں بسا دے مولا

تیرے دربار کی سائل ہے عطا کر اس کو
اپنی تسنیم کی بگڑی کو بنا دے مولا

سوال وجواب

آپ پوچھیں ہم جواب دیں

مولانا مفتی محمد ظہور رضا صاحب ندوی

محمد فتح عالم دربھنگوی متعلم جامع مسجد امروہہ مراد آباد

س: آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ محمد اور احمد ان دونوں مبارک ناموں کے لکھنے پڑھنے اور سننے سے درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں مبارک نام کلام پاک میں بھی آئے ہیں۔ تو کیا تلاوت کے وقت نام آنے پر درود پڑھنا ضروری ہے؟ اور اسی طرح نماز میں تشہد میں نام مبارک آنے پر درود واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج: تلاوت اور نماز میں نام مبارک آجانے پر درود واجب نہ ہوگا۔

س: فرض نماز کی تیسری رکعت میں اگر سورت ملادیں تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

جناب منظر دیوبند

س: آج کل کالجوں میں خواتین کے ساتھ ساتھ مرد بھی استاذی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں پردے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس صورت میں بھی پردہ ضروری ہے۔ بلا پردہ انتظام غیر شرعی طریقہ ہے۔

س: ایک شخص نے اپنے بچہ کے نام پر صدقہ کے لئے بکرا خریدا اگر اتفاق سے بکرا مر گیا، اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

ج: مر جانے کی صورت میں اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔ البتہ اگر پہلے نذر مانی تھی پھر خریدا ہو تو دوبارہ خرید کر ذبح کرے۔

س: حدیث کے احکام کے مطابق تایا، چچا، پھوپھا، خالو، تایا زاد، خالہ زاد، چچا زاد اور پھوپھی زاد بھائیوں سے پردے کا کیا حکم ہے؟

ج: تایا اور چچا زاد محارم (جن سے کبھی نکاح درست نہیں) میں سے ہیں اس لئے ان سے پردہ نہیں ہے۔ بقیہ اوروں سے پردے کا حکم ہے۔

کاروان مدینہ

مختلف تقریروں اور مضامین کا مجموعہ جن کا تعلق ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سیرت پاک، اس کی تعلیمات، پیام، اس کے خطبات و احساسات اور عالمگیر نتائج و اثرات سے ہے۔ آخر میں ایک تمثیلی مشاعرہ بھی ہے۔ قیمت ۳/۲

پتہ: مکتبہ رضوان گوئن روڈ امین آباد لکھنؤ

تندرستی ہزار نعمت ہے

غذا

ادارہ

بغیر غذا کے انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہی غذا اگر بے اصولی سے استعمال کی جائے تو یہ صحت و تندرستی کے بجائے مرض و بیماری کا سبب بنتی ہے۔ اس لئے غذا کے کچھ ضروری اصول درج کئے جا رہے ہیں۔ صحت و تندرست رہنے اور غذا سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ان کا لحاظ بہت ضروری ہے۔

غذا صاف ستھری اور خوش ذائقہ ہونی چاہیے خواہ وہ کتنی ہی سادہ کیوں نہ ہو۔ خوش ذائقہ سے ہماری مراد ہے بدمزہ نہ ہو، اور تیل نمک وغیرہ کا حساب صحیح ہو ورنہ بعض لوگ جو مصالحوں کی بھرمار کو خوش ذائقہ سمجھتے ہیں، وہ ذائقہ تو مضر صحت ہے۔ سڑی، بسی نہ ہو۔ بارش کے زمانے میں باسی کھانے سے بھی پرہیز کریں کہ نقصان دہ ہے۔ پکنے میں کسر نہ ہو، ادھ پکی غذا سے ہضم بگڑ جاتا ہے۔

کھانا اس وقت کھائیں جب اچھی طرح بھوک لگی ہو، ورنہ بے بھوک کھانا بیماری کو بلانا ہے۔ بھوک پر کھائی ہوئی غذا اچھی طرح ہضم ہو کر جسم کی پرورش کا سبب بنتی ہے۔

کھانا تازہ ہو مگر جلتا ہوا نہ ہو، کھانا برابر کھانے سے معدہ کمزور،

اور معدہ میں زخم بھی پڑ جاتے ہیں۔ کھانے کا برتن صاف ہو، پیتل اور تانبے کا برتن بغیر قلعی کے نہ ہو۔ کھانا کھانے کا برتن تام چینی کا سب سے اچھا ہوتا ہے۔ ورنہ پھر مٹی یا لکڑی کا ہی، کھانا پکانے کے برتن بھی بغیر قلعی کے نہ ہوں آج کل المونیم کے برتنوں کا بڑا چلن ہے، ایسا کہ ان سے بچنا مشکل ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ صحت کے لئے مضر ہیں تاہم اتنی احتیاط لازمی جانیں کہ ان برتنوں میں نمکین کھانا دیر تک رکھا ہوا نہ استعمال کریں۔ ایسے ہی کھٹاس والی چیزیں ان میں نہ کھائیں۔ بعض دیہاتوں میں پیتل کی تھالیوں میں بغیر قلعی کے کھاتے ہیں یہ صحت کے لئے بہت مضر ہے۔

کھانا کھاتے وقت دماغ کو رنج و غم سے خالی رکھنا چاہیے۔ اور خوش خوش کھانا چاہیے۔ کھانا اچھی طرح سے چبا کر کھانے سے جلد ہضم ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ کھانے میں اگر نمکین و میٹھی دونوں طرح کی چیزیں ہوں تو میٹھی بعد میں کھانا چاہیے۔ کھانے کے ساتھ پانی نہ پئیں بلکہ کھانے کے کچھ دیر بعد پانی پینا مناسب ہے۔ اگر درمیان میں پیاس لگے تو تھوڑا سا پی لیں

چاول کھانے کے بعد تربوز کھانا مضر ہے۔ مچھلی اور دودھ میں تین گھنٹہ کا فصل ہونا چاہیے۔ دودھ چاول کے بعد، ستو اور دودھ پینے کے بعد کھٹی چیزیں کھانا سخت مضر ہے۔

برسات کے موسم میں لیمو، سرکہ اور پیاز کا استعمال مفید ہے۔ کھانا کھاتے ہی سخت محنت والا کام نہ کریں۔ بلکہ تھوڑی دیر آرام کر لینا مناسب ہے۔

ندوۃ العلماء

خدا کی نعمتیں

کیلا

ہارون رشید صدیقی

کیلا جس کو موز بھی کہتے ہیں، یہ ساحلی علاقوں، خصوصاً بمبئی اور کلکتہ کے اطراف میں بکثرت ہوتا ہے اور وہاں باقاعدہ کاشت ہوتی ہے، یو پی میں بھی ہوتا ہے۔ مگر بہت کم۔ پختہ کیلا بہت شیریں ہوتا ہے اور اس میں تقریباً سارے حیاتین (وٹامنس) پائے جاتے ہیں۔ حیاتین الف (وٹامن اے) نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے جسم کی پرورش میں بڑی مدد ملتی ہے۔

کیلا کثیر الغذا ہے۔ البتہ دیر میں ہضم ہوتا ہے خون گاڑھا پیدا کرتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ فرحت لاتا ہے۔ چہرہ پر رونق لاتا ہے، گردہ کے ضعف کو دور کرتا ہے۔ خشک کھانسی میں مفید ہے۔ زیادہ کھا لینے سے قبض ہو جاتا ہے کیلے میں آئرن (لوہا) ہے جس سے خون کی سرخی میں زیادتی ہوتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد ایک دو کیلے کھا لینا بہت ہی مفید ہے مگر کیلا اچھی طرح پک گیا ہو کچا کیلا مفید نہیں اور سڑا ہوا یا بہت ہی زیادہ گلا ہوا بھی نقصان دہ ہے۔ کھانے کے لائق اچھا کیلا وہ ہے جو خوب پک گیا ہو مگر اوپر کی چھال صحیح و سالم ہو کچے اور داغی کیلے صحت بنانے کے بجائے بیماری پیدا کرتے ہیں۔ کیلے کی مصلح الائچی ہے۔ ایک کیلے کو ذوق رکھنے والے کا کہنا ہے کہ صبح کو سونا، دوپہر کو چاندی اور شام لوہا۔ یعنی ناشتہ کے بعد بہت ہی مفید دوپہر میں ذرا کم اور شام کو اور کم

ذائقہ

خ۔ ن

انڈرسے کی گولی

چاول باریک، آدھا کلو گرام، شکر ۳۷۵ گرام، شکر میں تھوڑا پانی ملا کر آگ پر رکھ دو کہ پگھل جائے، پھر ٹھنڈا کر کے چاول کا آٹا ملاؤ۔ اور اسے خوب گوندھو۔ اگر قوام کم ہو تو پانی ہاتھ میں لگا کر لگا کر گوندھتی رہو۔ پھر کچھ دیر کے لئے گولیاں بناؤ اور تلی لگا کر انھیں تلو۔ شکر اگر آسمانی پانی میں پکاؤ تو بہتر ہے۔

رس برے

ماش کی دال آدھا کلو گرام بھگو دو، جب خوب بھیگ جائے تو دھو کر بالکل صاف ہو جائے۔ ماش اور بھوسی باقی نہ رہے پھر پیس کر باریک کپڑے میں ململ یا جو باریک کپڑا ہو نیا ہو کر چھانتے وقت پھٹے نہیں۔ اور دو انڈوں کی سفیدی خوب پھینٹ کر ملا دو۔ اور شکر آدھ کلو لے کر پانی ڈال کر قوام کر لو۔ قوام پتلا نہ ہو۔ مثل تازہ شہد کے ہو۔ اور ایک کلو دودھ کو خوب پکاؤ کہ آدھا رہ جائے۔ پھر کڑاہی کو تیز آگ پر رکھ کر پاؤ بھر گھی ڈال دو اور خوب گرم کر کے بڑے بنا بنا کر تلو اور دودھ کے قوام میں ملا کر ایک ذات کر لو۔ مگر نیم گرم رہے۔ کڑاہی سے برے نکال نکال کر دودھ کے قوام میں چھوڑ دو پھر ایک گھنٹہ بھگو رکھو اگر ممکن ہو تو کیوڑہ اور پستہ کاٹ کر ڈال دو اور تلتے وقت یہ خیال رکھو کہ برے موٹے نہ ہوں کہ کچے رہ جائیں۔ استعمال میں لائیے۔

اے خاتون

ماخوذ

۱ تیرا حُسن تیری شکل و صورت نہیں بلکہ تیری پاکیزہ سیرت ہے۔ پاکیزہ سیرت اسلامی اصولوں سے بنتی ہے۔

۲ تیرا زیور سونا چاندی اور ہیرے جواہرات نہیں بلکہ تیری حیا ہے۔ حیا آدھا ایمان ہے۔

۳ اگر تو غریب ہے تو اپنی غریبی پر رنج نہ کر، دنیا میں بہت سی عورتیں تجھ سے زیادہ غریب اور نادار ہیں۔

۴ اگر خدا نے تجھے حسین بنایا ہے تو اپنے حسن پر غرور نہ کر، عنقریب یہ حسن ختم ہو جائے گا۔

۵ اگر تیرا چہرہ دل کش نہیں ہے تو غم نہ کر، اپنی صورت کو سیرت سے بدل دے دل کش ہو جائے گی۔

۶ اگر تو شادی شدہ ہے تو تیری دنیا تیرا خاوند ہے۔ اپنے آپ کو اس دنیا سے باہر نہ لے جا ورنہ ذلیل ہو جائے گی۔

۷ اپنا دل شوہر کو دیدے اس کا دل آپ سے آپ تیری مٹھی میں آجائے گا۔ یاد رکھ، تو مرد سے زیادہ سمجھدار اور سنجیدہ ہے۔

۸ تیرا لباس تیرا شوہر ہے، اس لباس کو مت پھاڑ، اس کے عیب کسی کے آگے بیان نہ کر ورنہ تو خود رسوا ہو جائے گی۔

۹ تیرا شوہر بھی اپنے والدین کا بیٹا ہے، اسے اُن کی خدمت سے نہ روک ورنہ اپنے شوہر کی نظروں سے گر جائے گی۔

۱۰ شادی کے بعد تیرے سُسر کا مقام تیرے باپ کے برابر اور تیری ساس کا رتبہ تیری ماں کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۱ اگر تو ماں ہے تو یاد رکھ کہ ایک تربیت دینے والی ماں سو تعلیم یافتہ استادوں سے بڑھ کر ہے۔

۱۲ تیرا بچہ دل کا کچا ہے، اسے بھوتوں، چڑیلوں اور ایسی ہی دوسری چیزوں سے مت ڈرا۔ وہ بزدل ہو جائے گا۔

۱۳ اپنے بچے کے دل میں خدا کا ڈر پیدا کر، وہ بڑا ہو کر پاکباز اور شیر دل اٹھے گا اور تو اس پر ناز کرے گی۔

۱۴ تیری اولاد تیرے گھر کی آئینہ دار ہے، اس آئینہ میں لوگ تجھ کو دیکھیں گے۔ یہ کبھی نہ بھول۔

۱۵ پاکیزہ خاتون مرد کی سب سے بڑی معلم اور مربی ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے اصل مقام کو پہچانے

۱۶ جس گھر میں ایک پاکیزہ خاتون ہے اس گھر میں سکون ہے۔ اطمینان ہے اور بے انتہا مسرت، چاہے وہ غریب ہی ہو۔

(بشکریہ حجاب)

شرائط ایجنسی

۱ کم از کم پانچ پرچوں پر ایجنسی دی جاتی ہے۔
۲ فی پرچہ ایک روپیہ ضمانت کے طور پر جمع کرنا ہوتا ہے۔ جو آخر میں محسوب کر دیا جاتا ہے۔
۳ ۲۵ پرچوں تک ۲۵ فی صد اور زائد پر ۳۳ فی صد کمیشن دیا جاتا ہے
۴ قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے ہے خاص نمبروں کی قیمت حسب ضخامت بڑھ جاتی ہے۔
۵ ایجنسی کے حساب میں خریداروں کو پرچے نہیں بھیجے جاتے۔
۶ سالانہ چندے پر کمیشن نہیں دیا جاتا۔ بلکہ فی پرچہ قیمت پر دیا جاتا ہے۔
۷ دس پرچوں تک کے ایجنٹ کو ہر تیسرے ماہ اور زائد پرچوں کے ایجنٹ کو ہر ماہ بل ادا کرنا ہوتا ہے۔
۸ بل کی ادائیگی نہ ہونے پر اگلا شمارہ وی پی سے بھیجا جاتا ہے۔
۹ وی پی اور رجسٹری خرچ بذمہ ایجنٹ اور سادہ ڈاک خرچ بذمہ دفتر ہوتا ہے۔
۱۰ بھیجے ہوئے پرچے واپس نہیں ہوتے۔

شرائط و شرح اشتہارات

تجارتی سامان، دینی، اخلاقی اور ادبی کتابوں، پیٹنٹ دواؤں وغیرہ کے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔ لیکن مخرب اخلاق کتابوں، ناولوں اور تصویر والے نیز منافی دین اشتہارات نہیں شائع کئے جاتے۔ مستقل اشتہارات دینے والے حضرات کیلئے خصوصی رعایت

شرح:۔ اندرونی صفحہ پورا (۴۰ روپیہ) نصف (۲۵ روپیہ) چوتھائی صفحہ (۱۵ روپیہ)